نور افشاں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵۳) مطبوعہ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

نوروز

نود و ہفت کا انجام مبارک ہووے
اب نیا سال بنیک گام مبارک ہووے

خیر سے ختم ہوئے پچھلے برس کے دکھ درد
اس برس صحت و آرام مبارک ہووے

ساری دنیا میں ترقی ہو مسیحی دین کو
عفو تقصیر کا اعلام مبارک ہووے

مذہبی تفرقہ و جنگ و جدل ہو موقوف
عیسوی صلح کا پیغام مبارک ہووے

پرسنل بحث ہو یا وعظ میان بازار
مشنری ورک کا ہر کام مبارک ہووے

کفر و اسلام کے پھندے سے رہے پاؤں الگ
طائر جان کو نہ یہہ دام مبارک ہووے

ہند بیدار ہوا اب خواب جہالت سے ضرور
تب کہیں ہم سحر و شام مبارک ہووے

شاد و آباد رہیں قیصر ہند مدام
شوکت و حشمت خدام مبارک ہووے

فتح جرگوں پہ مبارک ہو وین کو ہر وقت
باغیوں کو غم و آلام مبارک ہووے

زجر و توبیخ مبارک رہے بدخواہوں کو
اور ہوا خواہوں کو انعام مبارک ہووے

نور افشاں کی ترقی ہو خریداروں میں
خاص واعظ یہہ پئے عام مبارک ہووے

للہ الحمد مسیحا میں ہمیں اے منت
حاصل نعمت و اکرام مبارک ہووے

نورافشاں

پادری۔ ایف۔ ایچ۔ یونگ صاحب ۔ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب + پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب۔ بی۔ اے + پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب } ایسوشیٹ ایڈیٹرز

نوروز

گذشتہ زندگی پر نظر ڈالنا خصوصاً سال کے آخر میں نہایت مفید حال ثابت ہوا ہے۔ کارلائیل صاحب کا مقولہ ہے۔ کہ بنی نوع انسان کو جملہ بہائیم۔ وحشرات العرض پر اِس وجہ فوقیت وشرف حاصل ہے۔ کہ وہ گذشتہ اور آیندہ زمانہ پر نظر ڈال سکتا ہے۔ گذشتہ سہو واغلاط سے عبرت اور گذشتہ کامیابیوں سے ہدایت تحصیل کرسکتا ہے جو بہرحال اُسکے حق میں مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔ لیکن بذات خود نوروز کوئی طلسمی قدرت وطاقت نہیں رکھتا۔ جسوقت ہم اپنی حالت پر غور کریں وہی نئے سال کا ساوقت ہے۔ لیکن چونکہ ہم دنیاوی امورات کی گردش وجنجال میں ہمیشہ مبتلا رہتے ہیں۔ اور ایسے کارِ خیر کا موقعہ کم ملتا ہے۔ لہذا یہہ امر ضروری ہے۔ کہ ہم نوروز کو اِس مفید کام کے سرانجام میں صرف وتمام کریں۔ اے ناظرین والاتمکین اگر آنجناب سال کی تاریخ اول کو تین یا چار ساعت باقاعدہ مقرر فرمائیں۔ کہ ضرور بالضرور ہم اپنی زندگی پر غور کرینگے۔ اور اُسوقت ماسوا اِس کارِ ضروری کے اور کچھہ نہ کرینگے۔ تو آپ کے حق میں یہہ نہایت مفید ہوگا ؛

اے صاحبان جبکہ آپ اِس کارِ مفید کو شروع کریں تو تنہائی کو منظور نہ کیجیے گا۔ ہاں جملہ بہانیاں سے کنارہ کشی لابدی وضروری ہے۔ ولیکن خدائے قادر کو ہمراہ لیجیے گا۔ اُسکی پاک حضوری آپکے نور بصارت کو زیادہ روشن اور منور کردیگی۔ اور اِس نظر ثانی میں آپ کو منصب سرفرازی عطا کریگی۔ جو وقت اُسکی حضوری میں اِس طور پر صرف کیا جائیگا۔ تو ضرور اُسکی نوازش وعنایت سے زندگی میں تبدیلی واقع ہوگی۔ اس کام میں ہر شخص خود مختار ہے۔ ہم کو علم نہیں کہ ناظرین کو بتلائیں کہ آنجناب کو کیا دیکھنا چاہیے یا کیا دیکھینگے۔ ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ اِس مفید کام کے لئے آپ کو ترغیب دیں۔ اور اِسلئے ہم گذشتہ برس جو ہوچکے ہیں یاد باقی رہے بڑے بڑے واقعات۔ اسوقت ہم کو بہت باتیں یاد آتی ہیں جنکے سبب سے سنہ ۱۸۹۷ء مدت تک مشہور رہیگا ؛

(۱) قحط سالی۔ اِسکی نسبت ہم خدا کا شکر کرتے ہیں۔ کہ اُسنے اپنے کمال فضل سے یہہ مصیبت اور تنگی دور کی۔ نیز یہہ بھی شکرگذاری کے ساتھہ یاد رکھنا مناسب ہے کہ خدا تعالی انے قحط سالی سے دنیا پر یہہ ظاہر کیا کہ کسقدر اِس تاریک دنیا میں محبت اور رحم ہنوز موجود ہے جسکے سبب سے رحمدل لوگوں نے بڑی سخاوت سے اپنے مال اور اسباب سے اوروں کی مدد کی ؛

(۲) دوئیم یونان اور روم کا جنگ۔ یہہ جنگ لڑائیوں میں عجیب لڑائی تھی۔ ایک چھوٹی سی فوج نے ٹڈی دَل انبوہ کا مقابلہ کیا۔ اب تک اِس لڑائی کا کوئی خاص نتیجہ نہیں نکلا ہے۔ سوائے اِسکے بہت سی جانونکا نقصان ہوا۔ اور زرِ کثیر صرف کیا گیا۔ یونان نے شکست کھائی۔ روم کو فتح سے کچھہ حاصل نہ ہوا۔ اور جو روپیہ بطور مصارف جنگ میں خرچ سے کم نکلے۔ سلطان روم کی آرزو تھی کہ وہ روپیہ جنگی جہازونپر صرف کیا جائے مگر چونکہ ۱۸۷۷ء کی لڑائی میں زار روس کو زرِ مصارف جنگ ادا نہ کیا تھا سو لینے کے دینے پڑ گئے ؛

(۳) وبا۔ آپ صاحبان پر بخوبی روشن ہے۔ کہ اِس بلائے عالمگیر نے شہر بمبئی۔ پونا۔ کراچی میں قیامت کے کیا کیا تماشے دکھائے۔ کیسے کیسے مکان جلوائے۔ رونق کی جا رخاک اُڑائی۔ لاکھو نپر ہاتھہ صاف کیا۔ اور واہ ری بے صبری" وہیں موجود ہے۔ پنجاب میں بھی آپ نے دھونی رمائی ہے۔ خوف ہے کہیں پیر نہ پھیلائے۔ اِس میں کلام نہیں کہ بڑی بلی ہندوستان میں رہتی ہیں لیکن ہمارے دل افسوس سے بھر جاتے ہیں۔ جب ہم کو اُن صدہا اشخاص کا خیال آتا ہے جو بیخانہ ہوگئے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالی اپنے دستِ کرم سے اِس مرض مُہلک کو دور کرے ؛

(۴) پٹھانونسے جنگ۔ یہہ جنگ نہایت سخت ہوا ہے۔ ہزاروں کیا کروڑوں روپے صرف ہوچکے ہیں۔ اگرچہ جنگ قریب الاختتام ہے تاہم سوال کیا جاتا ہے کہ یہہ جنگ کیوں ہوا ہے کونسا فائدہ منصور ہے ؟ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اتنا تو معلوم ہے کہ ہزاروں قتل ہوئے ہیں۔ بہت مائیں رو رہی ہیں۔ بچے یتیم ہوگئے ہیں۔ بیوہ عورتیں رنج والم میں مبتلا ہیں۔ عاقبت بخیر باد ؛

(۵) کلکتے میں فساد۔ (۶) کلکتے اور آسام میں زلزلہ ؛

(۷) پونا میں دو انگریزونکا قتل (۸) دیسی اڈیٹرونکا مقدمہ اور سزا

اِن واقعات پر دنیاوی طور پر خیال جمانیسے تو شاید کوئی یہہ نتیجہ نکالے کہ خدا نہیں ہے اور اگر ہے تو بحالتِ غنودگی یا خواب میں ہے۔ مگر یہہ خیال محض بیوقوفی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ناظرین نورافشاں میں سے کوئی صاحب ایسے بیوقوف اور کوتہ اندیش نہیں ہیں چنانچہ کلام مقدس میں یہہ آیت مرقوم ہے۔ زبور ۹۷: ۱۔ خداوند سلطنت کرتا ہے زمین خوشی کرے۔ قحط سالی جاتی رہی۔ فصلیں اچھی نظر آتی ہیں۔ وبا کئی اور پھیل رہی ہے تاہم خداوند ہے جسمیں ہم جیتے چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔ وہ ہمیں ساری بیماریوں سے شفا دیتا ہے (زبور ۱۰۳: ۳ آیت) لڑائیاں ہوتی ہیں اور کچھہ دیر تک ہم ابھی نتیجہ نہیں دیکھتے لیکن خدا کا ارادہ پورا ہوتا جاتا ہے۔ خداوند سلطنت کرتا ہے اسمیں کا نپیں (زبور ۹۹ : ۱) شکرگذاری کے ہزارہا سبب ہیں ہم اُنکو شمار میں لا نہیں سکتے۔ دو تین باتیں قابل خاص تذکرہ ہیں ؛

(۱) مسیحی لوگ دعا زیادہ کرتے ہیں۔ دعا کی روح نازل

سلسلے کیلیے دیکھو صفحہ ۱۰ کالم اول

مُراسلات

ایک مختصر وعظ

۱-یوحنا ۳: ۱۴ ؟

اگرچہ ہم خدا کے فضل و کرم سے مسیح میں پیوند ہوئے تاہم ابھی تک بچے بلکہ نہایت کمزور اور نادان ہیں۔ کہ جس باعث ہم اکثر نافرمانبردار بھی ہو جاتے ہیں۔ پس اِس لئے ہمیں ایک مکتب میں ایک ایسے معلم سے جو حلیم و فروتن اور محبّت سے بھرا ہوا ہو تعلیم پانے کی کمال ضرورت ہے۔ جو ہمیں سکھلاوے کہ ہم کسطرح برتاؤ کرنا سیکھیں تاکہ اپنے آسمانی باپ کو خوش کر سکیں ؟

پس ایسے مکتب کا اُستاد ہمارے خداوند کا عزیز اور پیارا شاگرد مقدس یوحنا ہے۔ جس کو ہمارے خداوند نے جس وقت وہ زمین پر تھا نہایت پیار کیا ایسا کہ وہ اپنا سر خداوند کے سینہ پر رکھا کرتا تھا۔ اور جس کو خداوند نے اپنی ماں کو بھی سونپا جس وقت وہ صلیب پر مرنے کو تیار تھا۔ پس وہ رسول ہمیں یوں تعلیم کرتا ہے "ہم تو جانتے ہیں کہ ہم موت سے گذر کر زندگی میں آئے۔ کیونکہ ہم بھائیوں سے محبّت رکھتے ہیں۔ جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا سو موت میں رہتا ہے"۔

اگرچہ رسول مذکور ایک وقت اسطرح کا دنیاوی خیال بھی رکھتا تھا کہ ایک مرتبہ جب خداوند کو سامریوں کی ایک بستی کے لوگوں نے قبول نہ کیا تو اُس نے خداوند سے اُن پر آسمان سے آگ برسانے کی خواہش بھی ظاہر کی۔ جس پر خداوند نے اُس کو دھمکایا (لوقا ۹: ۵۱-۵۶) مگر رفتہ رفتہ خداوند کی تعلیم اور اُس کے نمونہ اور روح القدس کی بھرپوری سے بھر کر وہ اِس قدر بھناتہ مزاج و طبیعت میں سرگرم ہوا۔ جس کی حقیقت اُس کے اِس خط سے جو انجیل مقدس میں درج ہے بخوبی جان سکتے ہیں۔ کہ جو کچھ اُس نے برادرانہ محبت اور اُس کی ضرورت کی بابت لکھا وہ ہمارے مسیحی مذہب کا خاص و ضروری اصول ہے کہ جس کے بغیر رسول کی تعلیم موافق ہم مردہ اور خداوند کے ارشاد موافق اُس کے سچے شاگرد بھی کہلا نہیں سکتے (یوحنا ۱۳: ۳۵) ؟

اِس رسول کی نسبت ایک روایت بھی مشہور ہے کہ جب وہ ایسا بڈھا ہو گیا تھا کہ افسس کے مسیحیوں کو وہ وعظ نہ کر سکتا تھا۔ تو لوگ اُس کو گرجہ میں لاتے تھے اور وہ جماعت کو صرف یہہ کہا کرتا تھا کہ "اے بچو آپس میں محبت رکھو" مگر آخر کار جب لوگ یہہ سنتے سنتے تھک گئے تو اُنہوں نے کہا اے اُستاد تو بار بار یہہ کیوں کہتا ہے۔ اُس نے جواب دیا "یہہ خداوند کا حکم ہے اور اگر یہی عمل میں لایا جائے تو کافی ہے" ؟

پس ہم سب جو مسیح کے پاک نام میں غسل پا کر مسیح میں پیوند ہوئے۔ اور بفضل خدا مسیحی کہلاتے ہیں۔ اگر ہم یہہ معلوم کرنا چاہیں کہ ہم سچے مسیحی اور مسیح کے پیارے ہیں۔ کہ جن کو وہ آخر روز یوں فرمائے گا "اے میرے باپ کے مبارک لوگو اُس بادشاہت کو جو دنیا کی بنیاد ڈالنے سے تمہارے لئے تیار کی گئی میراث میں لو" (متی ۲۵: ۳۴) تو ہم اپنے سے پوچھیں۔ کیا ہم اُنسے محبت رکھتے ہیں جن سے مسیح محبت رکھتا ہے۔ کیا ہم اُس کے بھائیوں میں محبت رکھنے سے اُس سے محبت رکھتے ہیں جس نے کل انسانوں کے واسطے اپنی جان دی۔ کیونکہ مقدس یوحنا رسول کی تعلیم کا خلاصہ یہی ہے کہ جو "اپنے بھائی سے جس کو اُس نے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہے تو خدا سے جس کو اُس نے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھہ سکتا ہے" (۱-یوحنا ۴: ۲۰) پس وہ جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا وہ خدا سے دور اور موت میں رہتا ہے ؟

مگر تاہم رسول کی اِس تعلیم میں خدا کی شفقت و رحمت کا پورا ثبوت بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہماری کمزوری کو خوب جانتا ہے کہ وہ ہمارے ایمان کی ضرورت سے بھی بخوبی واقف ہے۔ کہ وہ یہہ بھی جانتا ہے کہ بعض وقت اُس کو محبت کرنے میں جیسی وہ ہم سے چاہتا ہے یا ہم اُس کو کرنی چاہتے کس قدر مشکلات درپیش آتی ہیں۔ آسمان ہم سے بہت دور معلوم ہوتا ہے۔ اور خدا ہم سے نہایت بڑا اور عالیشان ہے۔ اِس لئے وہ فرماتا ہے کہ وہ جو اپنے بھائیوں یعنے میرے فرزندوں سے پیار کرتا ہے وہی مجھے عزیز و پیارا ہے۔ اور میں آونگا اور اُس کے دل میں سکونت کرونگا۔ اور آسمان میں اُسے میراث بخشونگا۔ چنانچہ ہمارے خداوند کا بھی فرمان ہے کہ "جو کوئی اِن چھوٹوں میں سے ایک کو شاگرد کے نام سے فقط ایک پیالہ ٹھنڈا پانی پلائے گا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا بدلہ بے پائے نہ رہیگا۔ متی ۱۰: ۴۲ ؟

ہم روز بروز خداوند کی دعا میں یہہ درخواست کرتے ہیں کہ "خدا کی بادشاہت آوے" مگر اُس کی بادشاہت کا یہی نشان محبت ہے۔ کیونکہ محبت ہی کے ذریعہ ہم اُس کے راستہ کو تیار کر سکتے ہیں۔ اور اِس طرح اُس کی مرضی پوری ہوگی۔ ہم دھوکا کھائینگے

یہہ کام غیر لوگوں کو صرف اُس کا پاک کلام سنانے کے خیال سے نہیں۔ اگرچہ وہ ضروری ہے۔ اور نہ اُن سے عقلمندانہ بحث و مباحثہ سے اگرچہ وہ بھی ضروری ہے۔ اور نہ گرجہ میں صرف یہہ وعظ سُن لینے سے کہ ہمارے خداوند نے شیطان کو مغلوب کیا پورا ہو سکتا ہے کہ مسیح کی بادشاہت ہمارے اِس تاریک ملک ہند میں پورے طور پر مسلط ہو۔ بلکہ وہ خاص کر محبت کے کام سے۔ اور اپنے ہم جنسوں کے لئے صلیب کا دُکھ سہنے سے پورا ہوگا۔ تاکہ ہم تمام آدمیوں کو مسیح کے پاس کھینچ لاویں ؛

کیا یہہ تعجب کی بات نہیں کہ ہمارے ملک کے اکثر لوگ باوجود خوشخبری کا کلام خاص اپنی زبان میں پڑھنے کے۔ اکثر شہروں۔ دیہاتوں اور مدرسوں میں بھی روزمرہ اُس کی بشارت سُنتے ہیں جو بالکل صحیح و برحق مسیح کا پیغام جیسا ہمارے لئے ویسا ہی اُن کے لئے ہے۔ مگر وہ پھر بھی اُس کے ثبوت کیلئے ہم سے کوئی معجزہ طلب کرتے ہیں۔ اور بیشک وہ معجزہ جو خداوند نے اُن پر ظاہر کرنے کے لئے ہماری طاقت میں رکھا۔ وہ اُس کی محبت کی مانند محبت کا معجزہ ہے۔ جس کے دکھانے سے افسوس کی بات ہم اکثر اُن سے انکار کرتے ہیں۔ جس کے دکھانے کا اِن دو طریقوں میں ہم کو خیال کرنا چاہئے ؛

اول۔ ہم نہ صرف اپنی جماعت کے درمیان بلکہ کُل مسیحیوں کے ساتھ بغیر خیال خفیف طریقوں کی علیحدگی کے مسیحی برادرانہ محبت کا برتاؤ ظاہر کریں۔ جس طرح بھائی اپنے حقیقی بھائی سے محبت رکھتا ہے ؛

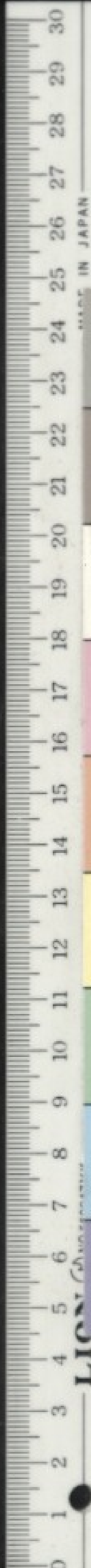
دوم۔ عام انسانوں کے ساتھ جو ہمارے ہم جنس اب تک تاریکی میں گرفتار ہیں۔ بغیر خیال و تمیز ادنیٰ و اعلیٰ کے مسیحی محبت کا برتاؤ یکساں ظاہر کریں۔ اور اُن کو دکھلائیں کہ مسیح کُل انسانوں کے واسطے مرا تاکہ سب نجات پاویں ؛

پس اِس طرح خیال رکھنے سے ہم غیر لوگوں کو جو انجیل مقدس کی سچائی کا ثبوت ہم سے چاہتے ہیں۔ ہم اپنی اور اپنی جماعت کی طرف اشارہ کرنے کے لائق ہو سکیں گے۔ بلکہ یہہ بھی اُن سے کہہ سکیں گے۔ کہ ہم بھی تمہاری مانند انسان ہیں۔ مگر مسیح کی محبت اِس قدر ہم میں بستی ہے کہ ہم ایک دوسرے سے محبت کئے بغیر باز نہیں رہ سکتے۔ ہمارے درمیان خاوند اپنی جورو کو اور جورو اپنے خاوند کو۔ آقا اپنے خادم کو اور خادم اپنے آقا کو یکساں پیار کرتا ہے۔ اور وہ جو پاک بپتسمہ پانے کے پیشتر سخت مزاج اور ایک دوسرے سے دشمنی رکھنے والے تھے۔ وہ اب ملایم مزاج اور ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے بن گئے۔ اور یہہ سب اِس لئے ہے کہ محبت کا خدا ہمارے دلوں میں بستا ہے۔ اور اپنی پاک روح کی ہدایت سے ہماری رہنمائی کرتا ہے ؛

پس ہم کو چاہئے کہ اپنے کُل کاموں اور خصوصاً کلام خدا انجیل کی بشارت سُنانے میں اپنے مسیحی مزاج اور طبیعت کا کمال خیال رکھیں۔ جو ہماری روحانی زندگی کی ایک صورت ہے (گلاتیوں ۵: ۲۲-۲۵) کیونکہ بغیر محبتانہ مزاج ہمارے سب کام بے فایدہ اور بے کار ہیں۔ ۱۔ قرنتیوں ۱۳ باب ۱) اور جب غیر لوگ ہمارے مسیحی مزاج اور طبیعت کو معلوم کریں گے۔ تو وہ ضرور کہیں گے کہ آؤ ہم بھی اُن کے ساتھ اُس محبت کے خدا کی پرستش کریں۔ ہم بھی مسیح کو جانیں اور اُس کی پیروی کریں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اُن سے کیسی محبت کرتا ہے اور کیسے کیسے عمدہ انعام اُن کو عطا کرتا ہے۔ اور تب ہماری نہیں۔ بلکہ ہمارے آسمانی باپ کی ضرور تعریف کی جائے گی۔ جس کا ظاہر کرنا ہمارا مسیحی فرض ہے۔ متی ۵: ۱۶ ؛

ایک قسم کے اور لوگ بھی ہیں۔ جو خصوصاً ہمارے ملک میں نہائت ذلیل و حقیر خیال کئے گئے۔ اور جن سے ملنا یا اُن کے ساتھ کوئی یکساں برتاؤ کرنا ہمارے دیسی لوگ باعث شرم سمجھ کر اُن کی حقیقی بہتری و بھلائی چاہنے سے محض بے پرواہ رہتے۔ بلکہ یہاں تک کہ اُن کے کپڑوں وغیرہ کی آزادی کو دیکھنا بھی بعض لوگ آج تک ناپسند کرتے ہیں۔ مگر ہم مسیحی اپنے خداوند اور نجات دہندہ کی تعلیم کے موافق اُن کو بھی اپنا پڑوسی (ہم جنس) سمجھکر اُن کی روحانی بھلائی و بہتری کے بدل خواہاں ہوں۔ (لوقا ۱۰: ۲۵-۳۷) اور اُنہیں بتلائیں کہ مسیح اُنہیں بھی پیار کرتا اور اپنے پاس بُلاتا ہے تاکہ وہ بھی نجات پاویں (متی ۱۱: ۲۸) مگر بیشک وہ بھی اِس کا یقین نہ کریں گے جب تک ہمارے مسیحی محبتانہ برتاؤ کو اپنی طرف نہ دیکھیں ہمیں یہہ بھی خیال رکھنا کمال ضروری ہے کہ اُن کی نادانی کی کوئی سخت بات پر بھی فوراً ناراض و ناخوش نہ ہو جاویں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اُن کے ساتھ پُشت ہا پُشت کے سختی آمیز برتاؤ سے اُن کی عقل و تمیز بالکل خراب ہو گئی۔ مگر شکر خدا کا اب رفتہ رفتہ مسیحی محبتانہ تعلیم کے برتاؤ سے بہت کچھ درست ہوتی جاتی ہے ؛

پس جب کہ ہم کلام خدا کی اِن باتوں کو اپنا دستور العمل خیال رکھتے ہیں۔ تو اپنے نجات دہندہ کے اِس حکم کی تعمیل میں بھی بدل تیار و مستعد



رہیں گے - کہ "تم ایک دوسرے کو معاف کرو" کیونکہ ہم بھی مسیح سے معاف کئے گئے - اور تب اُس کا نتیجہ ہم جلد معلوم کر سکیں گے کہ ہماری چھوٹی - چھوٹی جماعتیں تھوڑے عرصہ بعد بڑی - بڑی جماعتیں نظر آنے لگیں گی - کیونکہ ظاہر ہے کہ اِس وقت اکثر لوگوں کا پوشیدہ خیال مسیح پر لگا ہوا ہے - جو اُس کو تاک رہے ہیں - مگر افسوس کی بات کہ بعض وقت ہم بھی اُن کے درمیان اپنی مسیحی محبت کو پوشیدہ کرنے سے اُن کو روکتے ہیں - بس چاہئے کہ ہماری دلی محبت بھائیوں کی طرف ہو - چاہئے کہ ہم دلی محبت سے اُن کو جو اب تک مسیح سے دور ہیں مسیح پاس کھینچ لاویں - چاہئے کہ ہم دلی محبت سے ایک دوسرے کو معاف کرنے پر تیار رہیں - اور جب ایسا ہے تو ہمارے دل خود بخود بکمال خوشی سے بھر جائیں گے - اور یہہ جان سکیں گے کہ "ہم موت سے گذر کر زندگی میں آئے - کیونکہ ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں (اور) جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا سو موت میں رہتا ہے" ÷

خاکسار

ایک واعظِ انجیلِ جلیل رُہتکی

دِل قایم نہیں

خدا کے کلام کو غلط تعبیر کرکے اِس ڈاکٹرین سے کہ مسیح ہمارا عوضی ہے کہاں چھوٹ سکتے ہو - بہتوں کے نزدیک یہہ اعتقاد پسند ہوتا ہے - آدمی اپنے گھمنڈ اور غرور کے سبب اِس عقیدے کا مخالف ہوتا ہے - صلیب سے ٹھوکر کھانا اب تک موقوف نہیں ہوا - دنیا کے بڑے بڑے داناؤں اور عالموں نے کوشش کی کہ بائبل کی کئی ایک آیتوں کا خلاصہ کیا اور اُسکے یعنے اپنی عقل کے موافق لگائے مگر کسی صورت سے چھٹکارا نہیں ہوا - وہ کلام صاف یہہ سکھلاتا ہے کہ - عیسیٰ مسیح دیا گیا ہے بہتوں کے گناہوں کے اٹھانے کیلئے - راستی نے ناراستوں کے لئے دکھ اُٹھایا اِس لئے وہ ہم کو خدا تک پہنچا سکتا ہے جو اُس پر ایمان لاتا ہے وہ ... ہو گیا ہے اُن ساری باتوں سے کہ جن میں وہ موسیٰ کے قاعدے سے کبھی صاف نہ ہو سکتا تھا - اِس سچے کلام پر میرا کامل اور مضبوط یقین ہے میری زندگی میں بھی پوری تسلی اور اُمید ہوگی - تم اپنے سب کاروبار کے پہلے یہہ ٹھہراؤ کہ آئندہ کا سب خوف وخطر نکال کر ہمیشہ کے لئے بے خوف ہو - اور یہہ یقین جانو کہ ایسی چمکدار سورج کی روشنی بھی نہیں جیسا کہ خدا کا ہنسنا ہے اور کوئی بات ایسی نہیں جو تمہارے چال چلن کو وزن اور تمہاری زندگی کو مضبوطی اور بہادری دیوے کہ جو اس سے حاصل ہو سکتی ہے - کہ تم نے آسمان سے تسلی پائی ہے اور خدا کی خوشنودی میں شامل ہوئے ہو - مسیح نے تمہیں تسلی دی ہے صلیب پر لہو بہانے سے - ایمان کی نظر سے صلیب کی طرف دیکھو تو پھر تمہاری تسلی ہوگی اور وہ ابھی کرو - یقین لاؤ اور نجات پاؤ - ہر روز صبح کلوری سے جا کر ملو اور اسی طرح سے تمہارا دل قایم ہوگا ÷

صلیب کی طرف دیکھنے سے یقین ہوتا ہے کہ عیسیٰ نے میرا سارا قرض ادا کر دیا - جو کچھ میرا معاوضہ تھا وہ سب بھر دیا - اب میرا شمار گنہگاروں میں نہیں - اِس سے میں جانتا ہوں کہ میرا دل مضبوط اور میرا بھروسا خدا پر ہے - مجھے ڈھانکنے کے لئے بے عیب نیکی درکار ہے - سو یہہ خوبی مجھ میں نہیں کہ جو میری شفاعت کر سکے - بلکہ وہ ایک دوسرے کی نیکی ہے - اور فی الحقیقت یہہ مجھے دی گئی ہے بشرطیکہ میں صدق دل سے مسیح پر ایمان رکھوں - اگر اُس کی موت سے مجھے فایدہ ہوا تو اُس کی زندگی بھی میرے لئے مفید ہوگی - اگر مجھے یہہ کہنے کی طاقت ہے کہ وہ میرے لئے موا تو یہہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ وہ میرے لئے جیتا ہے - اُس نے دنیا میں اپنی زندگی کے نمونے سے بتلایا کہ انسان کو بے گناہی میں کس طرح چلنا چاہئے ÷

یہہ ایک بڑی بیش قیمت ڈاکٹرن ہے کہ مسیحی میں فرمانبرداری ہے کہ جس سے وہ خدا کے حضور راستباز سمجھا جاتا ہے - جو کوئی صدق دل سے اُس نجات دہندہ پر ایمان لاتا ہے اُس میں یہہ اوصاف ہوتے ہیں - کہ اُس کے گناہ عیسیٰ پر ڈالے جاتے ہیں اور مسیح کی راستبازی اُسے ملتی ہے - جس طرح میرے گناہ عیسیٰ پر ڈالنے سے کم نہ ہوئے - اُس کی سزا دی ہے جو اُس نے اُٹھائی ایسا ہی جب اُس کی راستبازی ہمیں ملتی ہے تو اُس کی پاکیزگی بھی کچھ رتی بھر کم نہیں ہوتی بلکہ وہ خدا کے سامنے ہمیں بیگناہ ٹھہراتا ہے - خدا فرماتا ہے کہ جو خوب صورتی میں نے تجھ پر ڈالی ہے اُس سے تو مجھے زیادہ حسین ہے - اِس بات پر غور کریں کہ اُس نے ہمیں راستبازی کے جبے سے ڈھانکا ہے کیا ہی مضبوطی حاصل ہوتی ہے ÷

مسیحی مسافر اپنے دلکو مضبوط کرنے کے لئے اُس پرچے یعنے خدا کے کلام کو جو وہ اپنے ساتھ لئے ہوئے تھا دیکھا کرتا تھا - یہہ ایک نشان ہے ہر ایک تبدیل شدہ آدمی کا کہ وہ بائبل سے بڑی محبت رکھتا ہے - ہمیشہ خدا کے کلام کو پڑھنا روح کی تندرستی کے لئے نہایت ضروری امر ہے - دنیا کے جنگل سے عالم بقا کی طرف لے جانے

کے لئے یہی رہبر ہے۔ امتحان میں یہی ممتحن مضبوط کریگا۔ دکھوں میں تم کو تسلی دے گا۔ تنہائی میں تم سے باتیں کریگا۔ بیبل کے موافق اور کوئی کتاب نہیں کہ جو آدمی سے اِس حکومت کے ساتھ باتیں کرے اور نہ ایسی کوئی کتاب ہے جو آدمی کی اس قدر تلاش کرتی ہو اور نہ کوئی ایسی کتاب ہے کہ ہم کو اُٹھا کر اُس خدا تک جسے ہم دیکھنے پہنچا سکے ایسے موقع پر وہ ہمیں صلاح دیتی ہے اور ہم سے وعدہ کرتی ہے اور نصیحت اور ہر وقت کے لئے ہم کو تیار کرتی ہے۔ اگر تمہاری بیبل روز بروز بند رہا کرتی ہے تو یہہ تعجب کی بات نہیں کہ تم گناہ میں پڑتے ہو اور راستی کے ہر ایک خیالات تمہارے دل سے نکل جاتے ہیں۔ تم کسی کام میں مشغول مت ہو جب تک کہ آسمانی قول کی صلاح نہ لو۔ جب ہم دن خدا کے ساتھ شروع کرتے ہیں تو وہ دن کچھ عجیب رنگ لاتا ہے۔ واقعی اگر تمہاری روح رحم کی حالت میں نہیں اور تمہاری ہمدردی اس کتاب کے ساتھ نہیں اور تم کو روحانی باتوں کا مذاق نہیں تو صرف ایک بات کے پڑھنے سے کچھ فایدہ نہ ہوگا۔ تم اپنے عہد نامہ کو یہہ سمجھ کر ہاتھ میں نہ لو کہ اِس میں کچھ جادو ہے کہ جو دُکھ اور تکلیفیں دن بھر تم پر گذرتی ہیں یا آنے والی ہیں اُنہیں وہ کم کردیگا۔ ایسے ایمان سے تم دھوکا کھاؤگے اور گناہ میں رہوگے لیکن اگر تم روح سے جو خدا کی محبت پر قایم ہے دیکھو تو تم اُس کے کلام میں اپنی تسلی کے لئے غرق ہوگے اور جب ہی تمہیں اُس مسیح کی مانند یہہ بات حاصل ہوگی کہ وہ تمہارے دل کو طاقت دیگا اور تمہارے چال چلن میں مضبوطی ؛

راقم

جے۔ بی۔ ایل۔ از بمبئی

❖

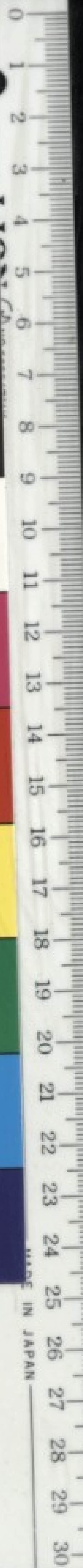
دربارہ تحقیقات پیشین گوئی محمد صاحب از قران

چنانچہ سورہ اعراف میں یہہ اظہار صاف مندرج ہے۔ کہ آں جناب محمد صاحب اِس نعمت سے بھی خالی تھے اور وہ آیت بجنسہٖ یہہ ہے۔ قُل لا املک نفعاً ولا ضراً الاماشاء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا نذیر وبشیر لقوم یومنون۔ ترجمہ یعنے تو کہہ اے محمد کہ میں مالک نہیں اپنی جان کے بھلے بُرے کا۔ مگر جو چاہے اللہ۔ اگر میں جانا کرتا غیب کی بابت تو بہت خوبیاں جمع کرلیتا۔ اور مجھے بُرائی کبھی نہ پہنچتی میرا کام سوائے اِس کے نہیں ہے کہ عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اور ثواب کی خوشی سُناتا ہوں۔ ایمان والے لوگوں کو۔ انتہا پس اِس مقام قرانی سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ عطیہ من جانب خدا محمد صاحب کو عطا نہیں ہوا۔ کیونکہ آیت مذکورہ میں اس امر کا انکار آفتاب کی مانند موجود ہے۔ بلکہ محمد صاحب بزبانِ خود یوں اقرار کرتے ہیں۔ کہ اگر یہہ علم مجھے حاصل ہوتا۔ تو اپنے لئے خوبیاں کی کثرت جمع کرلیتا۔ چونکہ میں محض اِس علم سے بے بہرہ ہوں۔ اِسلئے مجھے اپنے نفع و نقصان کی کچھ بھی خبر نہیں ہے۔ پس اگر محمد صاحب کو یہہ علم حاصل ہوتا۔ تو بڑی ہی صفائی سے طالباں کو کہتے کہ فلاں فلاں موقعہ پر یوں یوں ظہور پذیر ہوگا ؛

لیکن بعض محمدی مرتب کنندہ سورہ روم کو اس بارہ میں پیش کرکے بیان کرتے ہیں کہ محمد صاحب نے اہل روم کا ایران پر فتح حاصل کرنا بیان کیا تھا۔ اور یہہ ایک پیشین گوئی ہے۔ مگر ناظرین کو معلوم ہووے کہ محمدی یہہ آیت پیش کرکے محمد صاحب کی پیشین گوئی کو پایۂ ثبوت پر نہیں پہنچاسکتے بلکہ اپنی کم علمی اور کوتہ اندیشی کو ظاہر کرتے ہیں۔ پس اب ہم تھوڑی دیر کے لئے سورہ روم کی پیشین گوئی کو زیر غور کرکے ناظرین پر اس کی بنیاد ظاہر کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ یہہ پیشین گوئی کسی قرینہ و پہلو سے نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ یہہ قیافہ و قیاس سے تعلق رکھتی ہے اور نہ پیشین گوئی کی تعریف اس پر صادق آسکتی ہے۔ اور نہ قران سے یہہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ محمد صاحب کو خدا نے کبھی اِس نعمتِ عظمی سے معمور کیا ہو۔ البتہ یہہ قرانی پیشین گوئی سنہ ۱۸۵۷ء کے داناؤں کے مقولہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی ہے کہ جنہوں نے سرکار انگلشیہ کی طاقت کو دیکھا ہوا تھا وے برملا غدر کے ایام میں یہی کہتے تھے کہ گیا۔ ہوا انگریز جا بجا مارے گئے ہیں مگر چند مدت کے بعد پھر سلطنت انگریزوں ہی کی ہوجاوے گی۔ اور یوں ہی ظہور پذیر ہوا۔ پس یہہ بات اُن کے قیافہ و قیاس سے علاقہ رکھتی تھی۔ ایسا ہی محمد صاحب نے بھی اہل روم کا ایران پر فتح حاصل کرنا بیان کیا ہے۔ کیونکہ وہ بھی اُن کی طاقت و ہمت اور دانائی سے بخوبی آگاہ تھا۔ پس کسی صورت سے قرانی پیشین گوئی سچے نبی سے نسبت نہیں دی جاسکتی ہے۔ کیونکہ بالکل قیافہ و قیاس سے علاقہ رکھتی ہے ؛

البتہ محدثین و مورخین اسلام نے اپنی کتب تصانیف میں بے شمار پیشین گوئیاں قلم بند کی ہیں۔ جو کہ محمد صاحب سے منسوب کی جاتی ہیں۔ مگر ان کی کتابیں دربارہ تحقیق نبوت محمد صاحب کے قابل اعتبار نہیں ہیں۔ اس لئے کہ ان میں مبالغہ و ایجاد کا احتمال ہے۔ اور اخبار سمعی اور واقعات منقولہ کو بعد مدت مدید کے





اپنی کتابوں میں درج کرکے اپنی عزت ونیک نامی کو عوام الناس کے آگے فروغ بخشا ہے۔ پس جب کہ انہوں نے مدت مدید کے بعد اِدھر اُدھر سے لیکر کتابوں کا طومار کر دیا۔ تو احتمال مبالغہ اور کمی بیشی کا ضرور پایا جاتا ہے۔ اور درجہ یقین کا حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔ اور ناظرین کو یہہ نکتہ بھی یاد رہے۔ کہ جتنے محمدی فرقہ ہیں اُن کی کُتب تواریخ وحدیث کی جدا جدا ہیں۔ اور جملہ فرقہ محمدیہ کے نزدیک متفق علیہ مانی نہیں جاتی ہیں بلکہ مختلف عنہٗ ہیں ؛

اور دیگر مقامات جو محمدی پیش کرکے دعویٰ کرتے ہیں کہ یہہ محمد صاحب کی پیشین گویاں ہیں۔ مگر وہ کسی وجہ سے مطلق پیشین گوئیاں کہی نہیں جاسکتی ہیں کیونکہ وے ذو معنے بغیر قصد متکلم و بلا تعین وقت اور زمانہ کے گول گول باتیں ہیں۔ جو کہ بالکل قیاس و فراست پر مبنی ہیں۔ اور اُن کی تصریح و تشریح قران سے ثابت نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ ہی پیشین گوئی کی تعریف اُس پر صادق آسکتی ہے۔ پس اِس موقع پر ہمیں پیش گوئی کی تعریف بھی کر دینی مناسب ہے اور وہ یہہ ہے۔ کہ اُس میں فراست و چترائی اور تجویز و قیافہ کو مطلق دخل نہو۔ بلکہ اِس مضمون سے صاف ظاہر ہو جاوے کہ متکلم واقع چشم دید کی خبر دیتا ہے کہ گویا مخبر واقع میں شریک و موجود تھا۔ یا وہ فعل آئندہ مخبر کے سامنے پیش کیا جاویگا۔ پس بخوبی ظاہر ہے کہ اِس قسم کی ایک خبر بھی قرآن میں موجود نہیں ہے۔ اور جو جو باتیں اور افواہیں محمدیوں نے اُن کی نسبت بیان کی ہیں وے سب کی سب اِن اقسام سے معرا اور خالی ہیں اور نہ اِس تعریف مذکورہ کے مطابق اور موافق ہیں۔ بلکہ وہ باتیں مثل رمّال اور نجومیوں کی باتوں سے بالکل موافقت کھاتی ہیں۔ پس بخوبی ظاہر ہوگیا کہ از روئے قران محمد صاحب پیشین گوئی کی نعمت سے خالی تھے ؛

الراقـــــــــم

مولوی ابراہیم۔ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن۔ جموں

بڑا دِن

بڑا دن وہ ہے جس میں خداوند یسوعؔ کا جنم منصور ہے کہ وہ اُس دن پیدا ہوئے۔ ہم صحیح اور پر یقین حساب سے دعویٰ نہیں کر سکتے کہ خداوند ضرور اسی روز پیدا ہوئے تھے مگر چونکہ عیسائی آبا اور بزرگوں نے ۲۵ ماہ دسمبر کو کرسمس ڈے یعنے بڑا دن یا خداوند یسوعؔ کی ولادت کا دن قرار دیا ہے۔ اِ ماناجاتا ہے کہ کرسمس ڈے۔ بڑا دن ہمارے نجات دہندہ خداوند یسوعؔ کا جنم دن ہے اور روئے زمین پر عیسائی لوگ اِس دن یعنے ۲۵ ماہ دسمبر کو ہر ایک جائز قسم کی خوشیاں مناتے ایک دوسرے سے ملتے اور آپس میں تحفہ تحائف بھیجتے اور جسمانی اور روحانی راحت حاصل کرتے ہیں ؛

یہہ دن گھنٹوں کے لحاظ سے بڑا دن نہیں کیونکہ ماہ دسمبر کی ۱۷ تاریخ کو ہندوستان میں رات سب سے دراز اور دن سب سے چھوٹا ہوتا ہے اِس لئے ۲۵ دسمبر قریباً سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے مگر اِس دن کے بزرگ اور اعظم ہونے کے اسباب اور ہی ہیں اور عجیب اسباب ہیں حتیٰ کہ اگر اِس دن کو لاثانی دن یا عجیب دن کہا جاوے تو مبالغہ سے خالی بلکہ بالکل درست اور راست اور جائز ٹھہریگا ؛

اِس دن کے لاثانی اور عجیب ہونے کا خاص سبب یہہ ہے کہ وہ حادثہ جو اِس دن وقوع میں آیا لاثانی اور عجیب تھا۔ وہ حادثہ نہ کبھی پیشتر وقوع میں آیا تھا اور نہ کبھی آوے گا۔ وہ حادثہ اکیلا۔ لاثانی اور عجیب تھا اور جب دنیا کی تاریخ خاتمہ کو پہنچے گی لاثانی اور عجیب رہیگا ؛

اِس لاثانی اور عجیب دن میں ایک انسان متولد ہوا جو اور انسانوں سے ظاہری شکل و صورت میں دنیاوی لوازمات اور حالات میں کچھ بھی برتر اور اعلیٰ نہیں بلکہ افلاس اور دنیاوی مصائب کے سبب کمتر اور کہتر نظر آتا تھا۔ اُس میں کوئی خاص دلکش و دلچسپ خوب صورتی نہ تھی کہ لوگ اُس کے مشتاق ہوتے مگر یہہ انسان لاثانی اور عجیب تھا کہ بےگناہ متولد ہوا اور بےگناہ زندگی بسر کر گیا۔ حالانکہ گنہگار انسان کی صورت میں ظاہر ہوا۔ گنہگاروں کے درمیان رہا۔ آزمائشوں سے گھرا ہوا۔ شیطان کے زور و شور کے بیچ اور اُس کے جلتے تیروں کا مرکز تاہم شیطان اور گناہ پر فاتح اور غالب فقط یہی لاثانی اور عجیب انسان تھا ؛

اِس لاثانی اور عجیب دن پر آدم ثانی متولد ہوا تھا۔ آدم اول بھی بےگناہ اور پاک خلق کیا گیا تھا۔ مگر خدا کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ وہ عصمت اور پاکیزگی میں قائم نہ رہا بلکہ شیطان سے شکست کھا گیا اور گناہ گار ہو گیا اور دوزخ کا سزاوار ٹھہرا۔ وہ خود اور اُس کی تمام اولاد اور ساری زمین ملعون ہو گئی۔ رحیم خدا نے آدم اول اور اُس کی نسل اور تمام زمین کو سر نو پیدا کرنے اور بحال کرنے کے واسطے سب سے اول وعدہ فرمایا کہ عورت کی نسل آوے گا اور شیطان کے سر کو کچلے گا۔ اِس وعدہ سے دو باتیں مفہوم ہوتی ہیں اول یہہ کہ وہ نسل بےگناہ ہوگا کیونکہ وہ آدم کا تخم نہ ہوگا اور چونکہ اُس کو انسان ہونا لازم ہے وہ فقط عورت سے تولد ہوگا۔ خدا تعالیٰ

کی قدرت کا سایہ ایک کنواری پر ہوگا اور روح القدس اُس پر نازل ہوگا - یوں وہ نسل بے گناہ ہوگا - دوم وہ نسل شیطان پر فاتح اور غالب ہوگا - چونکہ کوئی انسان شیطان پر غالب نہیں ہوا بلکہ آدم زاد ہوکر اُس کے تحت اور اُس سے مغلوب ہوگئے - لہذا وہ نسل فقط بے گناہ انسان ہی نہ ہوگا بلکہ برحق خدا بھی ہوگا - نام اُس انسان کا عمانوئیل یعنے خدا مجسم ہوگا - بڑے دن بلکہ اِس لاثانی اور عجیب دن پر یہہ لاثانی اور عجیب عمانوایل متولد ہوا ؛

اِس لاثانی اور عجیب دن میں آسمان اور زمین بلکہ تمام کائنات خوشیاں مناتے ہیں - چلو ذرہ بیت لحم گاؤں کا منظر دیکھیں - میدان میں گڈریئے اپنے گلّوں کی نگاہبانی کرتے ہیں - ایک بارگی فرشتوں آسمانی گروہ کی فوج شریف اُن پر نازل ہوتی ہے - اور نہایت خوشی سے اُن کو بڑی خوشی کی خبر سناتی ہے کہ بیت لحم میں جو داؤد بادشاہ کا شہر ہے نجات دہندہ متولد ہوا جو مسیح خداوند ہے اور بڑی خوشی سے گاتے بجاتے آسمان کو واپس جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو آسمان میں جلال اور زمین پر سلامتی اور آدمیوں سے رضامندی ہوئی ہے - کیا یہہ لاثانی اور عجیب دن نہیں ؟

یہہ لاثانی اور عجیب دن ہے کہ اِس میں خدا کے ازلی ارادے تکمیل پاتے ہیں - اُس کی چار اعظم اور کامل صفات اِس دن میں اظہار اور رونق حاصل کرتی ہیں یعنے گناہگار انسان کی نسبت - یعنے عدل - رحم - قدوسی اور صدق - عدل اس لئے کہ یہہ لاثانی اور عجیب پسر باپ کی کامل عدالت کو اپنے سر پر برداشت کریگا اور گناہگاروں کا عوضی اور ضامن ہوکر اُن کا فدیہ اور کفارہ دے گا - رحم اس لئے کہ جو اِس فدیہ اور کفارہ کے تحت آجائے گا مغفور اور مرحوم ہوگا - قدوسی اس لئے کہ اِس فدیہ اور کفارہ کے سبب سے خدا خود قدوس رہتا اور گناہ گار کو جو اِس فدیہ اور کفارہ کی پناہ میں آتا راستباز ٹھہراتا ہے - صدق اِس لئے کہ خدا اپنے تمام ارادوں اور وعدوں اور اقوال میں صادق ثابت ہوتا ہے - اگر یہہ لاثانی اور عجیب انسان نہ آتا ہم نہیں جانتے کہ گنہگار کی نسبت خدا کا عدل اور رحم کیونکر موافق اور قائم رہ سکتے اور وہ کیونکر گنہگار کو راست ٹھہراتا اور خود راست ٹھہرتا اور اگر وہ قصوروار کو بے قصور اور راستباز ٹھہراتا تو کیونکر صادق القول ثابت ہوتا ؛

یہہ دن لاثانی اور عجیب ہے کیونکہ اِس میں خدا رحیم کی وہ تمام نبوتیں جو باغ عدن سے لیکر ملاکی نبی تک انبیا کی زبانی گنہگار انسان کی تسلی اور دلاسا کے واسطے خدا کے کلام میں مرقوم ہیں تکمیل کو پہنچیں کہ قدیم انبیا اور مقدس لوگوں کی امیدیں برآئیں اور خدا کی نجات دنیا میں ظاہر ہوئی ؛

یہہ دن لاثانی اور عجیب ہے کیونکہ اِس میں ایک لڑکا متولد ہوا اور ایک پسر بخشا گیا جو شیطان کے سر کو کچلے گا اور گناہ اور موت و قبر پر فتح حاصل کریگا - یہہ دن لاثانی اور عجیب ہے کہ اِس پسر کے ذریعہ حیات ابدی دنیا میں نازل ہوئی کیونکہ "گناہ کی مزدوری موت ہے پر خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ ہمیشہ کی زندگی ہے" بیشک یہہ دن لاثانی اور عجیب ہے کہ یسوع کے ذریعہ سے انسان کو وہ بزرگی اور شرف حاصل ہوا ہے جو فرشتوں کو بھی نصیب نہیں دیکھو اور پڑھو اوّل باب تمام خط عبرانیوں کو جہاں مفصل بیان ہوا ہے کہ یسوع تمام فرشتوں سے بہت برتر اور اعلیٰ اور اشرف قرار دیا گیا ہے اور یہہ یسوع وہی پسر ہے جو اِس لاثانی اور عجیب دن پیدا ہوا - اور یہہ یسوع اپنی انسانیت کو لیکر آسمان پر صعود کر گیا ہے اور انسانیت کے ساتھ خدا باپ قادر مطلق کے دائیں ہاتھ پر سرفراز کیا گیا - بائبل سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ یسوع اپنی کلیسیا کا سر اور اُس کی معموری ہے اور کہ کلیسیا یسوع کے ساتھ آسمانی مکانوں میں ہر طرح کی روحانی برکتیں اور نعمتیں حاصل کرتی ہے اور کہ کلیسیا کے وسیلے خدا کی گوناگون حکمت حکومتوں اور ریاستوں پر جو آسمانی مکانوں میں ہیں ظاہر ہوگی یا یوں کہو کہ جب خداوند یسوع جیتا ہے کلیسیا بھی جیئے گی - کلیسیا کیا ہے ؟ کلیسیا یسوع کا بدن ہے - یہہ ایک جماعت بے شمار - گروہ عظیم - فوج شریف جس کا شمار انسان نہیں کر سکتا مگر خدا کریم کے ازلی ارادہ کے موافق چیدہ ہے یہہ جماعت اُن میں سے الگ کی گئی ہے جو موت اور دوزخ کے سزاوار تھے - دنیا میں سے بُلائی گئی دھوئی اور صاف کی گئی - راستباز ٹھہرائی گئی - جلالی بنائی گئی بلکہ یسوع کی شکل پر بنائی گئی - اور یہہ جماعت جلالی نورانی - قیامتی اور بقاوالا - غیر فانی جسم حاصل کریگی اور ابدالآباد یسوع کے ساتھ جو اُس کا سر اور اُس کی معموری ہے زندہ رہے گی - یہہ سب نعمتیں اور برکتیں انسانیت کو اِس پسر کے ذریعہ حاصل ہیں جو اِس لاثانی اور عجیب دن پر متولد ہوا ؛

یہہ لاثانی اور عجیب دن ہے کہ آج وہ پسر متولد ہوا ہے کہ جس کے ذریعہ گناہ اور موت بھی معدوم ہو جائینگے اور پھر خدا کی خلقت میں کسی قسم کا داغ یا چین نہ رہیگا ؛





لہذا اس دن پر بہت خوش ہونا لازمی ہے مگر خوشی کیسی ہونی لازم ہے؟ نہ نفسانی او جسمانی اور حیوانی خوشی بلکہ روحانی راحت لازمی ہے۔ "تم شراب پیکر متوالے نہ ہو کہ اُس میں خرابی ہے بلکہ روح سے بھر جاؤ"۔ "جسم کی شہوت اور آنکھ کی بُری خواہش اور زندگی کا جھوٹا فخر باپ سے نہیں ہے دنیا سے ہے اور دنیا گذر جاتی ہے اور اُس کی شہوت بھی لیکن جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ ابد تک رہتا ہے"۔

اے ناظرین کیا یہہ بڑا دن اپنے واسطے کوئی اعظم اور نیا پیغام لایا ہے یا نہیں؟

پیغام اعظم یہہ ہے۔ یسوع جو میرے لئے موا تاکہ میں یسوع کے لئے اور یسوع میں زندگی بسر کروں آج پیدا ہوا۔ میں شیطان کا نہیں۔ میں دنیا کا نہیں میں اپنا نہیں۔ بلکہ میں یسوع کا ہوں اور یسوع میرا ہے۔

پی۔ سی۔ یو۔ از روہتر۔

واقعات و حوادث

بقیہ۔

خلاصہ کاروائی مسیحی خدمتگذاروں کی کانفرنس کی منعقدہ لودیانہ

دوپہر کے بعد کانفرنس کا جلسہ پھر فراہم ہوا۔ ہمارے کام کا بہتر طریقہ جو بقرار دہ مضمون تھا پیش ہوا۔ پادری اے۔ ایچ یونگ صاحب نے کلام الہٰی سے کچھ پڑھا اور دعا مانگی اور پھر کلام میں سے محبت کے بارے میں آیتیں سنائیں اور مختصر نصیحت دی اور عمدہ طریقہ محبت ہی ٹھہرایا۔ اُسکے بعد پادری این۔ پی۔ داس صاحب نے از روئے کلام کام کا بہتر طریقہ ذیل میں دکھلایا

(۱) موت۔ پستی۔ مثال کے طور خداوند یسوع مسیح کا احوال دلکش طور سے بیان کیا۔

(۲) صلیب کا دکھلانا۔

(۳) شکلِ صلیب تین کاغذ پر کھینچی ایک کاغذ کے پیچھے ایک کاغذ کے کونے پر اور ایک کاغذ کے درمیان اور تینوں کا مطلب بتلایا کہ بعض منادتو صلیب کا ذکر نہیں کرتے اور بعض تھوڑا کرتے ہیں۔ پر ہم کو چاہئے کہ صلیب کو درمیان رکھیں اور ہر وقت سامنے رکھیں اور اُس کی منادی کریں۔

پھر کئی ایک صاحبان نے دعائیں مانگیں اور حمد و ستائش کے بعد پھر اس پر کچھ بحث کے طور پر کئی صاحبان نے مختصر تقریریں کیں۔ اور دعائیں مانگی گئیں اور حمد اور برکت کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

شام کے ۷ بجے جلسہ پھر فراہم ہوا ہماری کلیسیاؤں میں تازگی آنیکے شرائط کا مضمون پیش ہوا۔ پادری۔ اے ایچ یونگ صاحب نے کلام پڑھا اور مختصر نصیحت دی اور دعا مانگی گئی۔ اِسکے بعد پادری پی۔ سی اوپل صاحب نے اس مضمون پر وعظ سُنایا اور شرائط کا بیان کیا اور فرمایا کہ جس طرح سے شرائط کیوقت طرفین ہوتے ہیں اسیطرح ان شرائط میں ایک طرف مسیحی کلیسیا ہے اور دوسری طرف خداوند یسوع مسیح ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی کلیسیا کے ساتھ مندرجہ ذیل شرطیں ہیں۔

(۱) ایمان لاؤ۔

(۲) مانگو۔

(۳) محبت کرو۔

(۴) گناہ سے پاک ہو۔

(۵) دُکھ اُٹھاؤ۔

مندرجہ بالا شرائط کے پورا کرنے پر مندرجہ ذیل برکتیں کلیسیا کو مل سکتی ہیں۔

(۱) روح القدس کی نعمت جو سب نعمتوں کا منبع ہے۔

(۲) سلامتی۔

(۳) ہمیشہ کی زندگی۔

پھر پادری جے۔ این۔ فورمن صاحب نے اِس مضمون کے بارے میں ایک روشن دان کی مثال دی کہ جسطرح سے ایک روشندان مکان کو روشن کرتا ہے اسیطرح سے ایک یعنے خداوند یسوع مسیح اِس تاریک جہان کو روشن کرتا ہے اور تازگی بخشتا ہے۔ اور فرمایا کہ مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

(۱) تازگی کے روکنے کے سببوں کو دور کرنا چاہئے۔

(۲) اپنے آپ کو خدا کو دیدینا چاہئے۔

(۳) اپنے آپ کو خالی سمجھنا چاہئے۔ اور بھرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۴) نافرمانبرداری کو ترک کرنا چاہئے۔

(۵) اپنے خدا کو جاننا چاہئے۔

بعد اِسکے دعا مانگی گئی اور حمد و ثنا کے گیت بڑی سرگرمی سے گائے گئے اور برکت کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

صبح کے ۸ بجے ۱۰ دسمبر کو خدا اپنے کھیت میں لائق مزدور بھیجے کا مضمون پیش ہوا۔ پادری جے۔ اے۔ ایل جانویر صاحب نے اسی مضمون پر وعظ سُنایا۔ بہت سی آیتیں پاک کلام میں سے نکالکر دکھلائیں اور اس امر کا زور کے ساتھ ثبوت دیا کہ کھیت پکے ہیں اور کرنا لک ترس کھانیکو تیار ہے اور چاہتا ہے کہ کام کیا جاوے۔ ہندوستان اور اَور ملک میں کھیت پکے ہیں اب وقت کاٹنے کا ہے۔ صاحب موصوف نے لفظ لائق کو محض فضول بتلایا کیونکہ اُنکے خیال میں یہہ آیا کہ جسکو خدا بھیجے وہ ضرور بالضرور لائق ہوگا۔ دو باتوں کی نسبت دعا کرنیکی تحریک فرمائی (۱) کہ جو

سلسلے کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم اول



ہوئی ہی- دعا کا ہفتہ جو سال کا پہلا ہفتہ ہی- اُس میں دعا گریہ سے مانگنی چاہیے ؛

(۲) مسیحی لوگ روحانیت میں ترقی کرنیکی خواہش اور ارادہ ظاہر کرتے ہیں ؛

(۳) غیر مذاہب کا زور گھٹتا جاتا ہی جو اپنے پرانے مذاہب کی اپنشتہ بندی کرتے جاتے ہیں- یقین اور امید کے ساتھ نہیں کرتے ہیں ؛

(۴) تمام دنیا میں انجیل کی منادی ہو رہی ہی یہہ خداوند مسیح کی آمد کا نشان ہی- اور اُسکیلیے ساتھ ہی بھونچال اور جنگ بھی ہیں جو بطور نشان کے پھیلائے گئے ہیں- بہت لوگ اُسکیلی آمد کے منتظر ہیں- ہاں اُسکا آنا نزدیک ہی- بہت ساری حالت پر غور کرنیسے کیا ہی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ہم کمال سنجیدگی کے ساتھ اُسکے اُس حکم کو بجالاویں جو اُسنے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا تھا۔ جاگتے اور دعا مانگتے رہو کہ تم نہیں جانتے کہ ابنِ آدم کس گھڑی آئے گا ؛

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن دسمبر ۲۲- لارڈ ولزلی نے سینڈہرسٹ کے ملاحظہ کے وقت اپنی تقریر میں بیان کیا کہ ہندوستان کی سرحد پر حال کی مہم بڑی پُر تکلیف اور مشکل ہی جس کی مانند کئی برسوں سے نہیں ہوئی اور ہماری فوج نے جو اُس میں شامل ہی اپنی شہرت کو پورے طور سے قایم رکھا ہی ؛

الہ آباد دسمبر ۲۲- کمانڈر انچیف کے ہندوستان سے رخصت ہونے کی تاریخ اب تک مقرر نہیں ہوئی ہی مگر وہ تاریخ ۱۵ فروری کے بعد جب جہاز پر سواری کا انتظام ہو لیگا ہوگی ؛

اگر سرحد پر معاملات نے ایسی صورت پکڑی کہ سر ولیم لوک ہارٹ کو ۲۰ روز کی فرلو پر ولایت جانا ہوا تو اُس اثنا میں جنرل نیرن سر جارج وہائٹ کے رخصت ہونے کی تاریخ سے جب تک سر ولیم لوک ہارٹ واپس نہ آجاویں قایم مقام کمانڈر انچیف ہونگے ؛

کلکتہ دسمبر ۲۲- گارڈن ریچ کے نیچے دریائے ہگلی میں جہاز اودبرا نامی جس میں چاول لادے ہوئے تھے اور جہاز کلیس لانیر نامی کے درمیان سخت ٹکر لگی جس سے جہاز نمبر اول تو ڈوب گیا اور دوسرے کو سخت صدمہ پہنچا مگر وہ بندرگاہ میں آپہنچا ہی ؛

کلکتہ دسمبر ۲۳- مزید خبر سے معلوم ہوا کہ جہاز اودبرا نامی ڈوبتے ڈوبتے بڑی مشکل سے بچایا گیا- اب اُس کا بوجھ ہلکا کیا جاتا ہی- تحقیقات ہوگی دونوں جہاز مانجھی کے اختیار میں تھے ؛

بمبئی دسمبر ۲۳- کل ۲۸ موتیں وبا سے ہوئیں شہر کی صحت ناقابل اطمینان ہی ؛

کنکھل ہردوار میں وبا پھر پھوٹ نکلی معلوم دیتی ہی- ۸ تاریخ سے لیکر ۳ واردات ہو چکی ہیں ؛

لندن دسمبر ۲۳- روس چین سے طلب کرتا ہی کہ تمام انگلش انجینیر چین کے ریلویوں سے برخاست کیے جاویں- روس کے فوجی اُستاد چین کی فوج میں بجائے جرمن اُستادوں کے مقرر کیے جاوینگے ؛

اخبار ٹایمز کا پیکن کا کارسپانڈنٹ بیان کرتا ہی کہ چین پورٹ آرتھر میں قلعوں کی از سر نو روسی اہتمام کے نیچے روس کے روپیہ سے تعمیر کریگا اِس سے یہہ بات نکلتی ہی کہ روسی ہمیشہ کے لیے قابض ہوے ؛

لندن دسمبر ۲۳- مقام لبوان سے رائٹر تار دیتا ہی کہ ایک فوج نے (جس میں بورنیو کے پچاس پولیس کے سپاہی بھی تھے) باغی ست صالح کے قلعہ پر حملہ کیا مگر اُن کو واپس ہونا پڑا- اِس لڑائی میں ایجوٹنٹ جونس اور ۶ سکھ کام آئے اور ۳ زخمی ہوئے ؛

کلکتہ دسمبر ۲۳- ۱۷ دسمبر تک جو سپاہی و افسر سرحد کی جنگ میں کام آئے یا زخمی ہوئے اُن کی فہرست ذیل کے مطابق رپورٹ کی گئی ہی ؛

	فوت	زخمی
ڈیپارٹمنٹل افسر	۲	۷
رجمنٹل افسر	۲۴	۷۴
برٹش نن کمیشنڈ افسر اور سپاہی	۹۱	۳۴۱
دیسی افسر	۶	۳۶
دیسی نن کمیشنڈ افسر اور سپاہی	۲۹۱	۹۳۸
دیگر اشخاص	۹	۲۵
کل	۴۲۳	۱۴۲۱

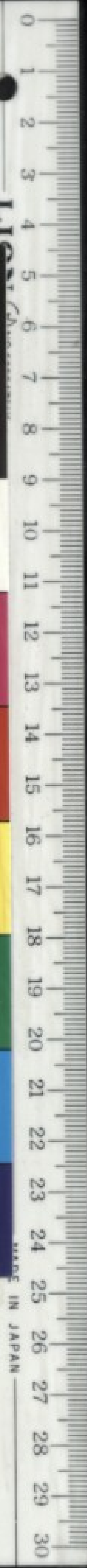
۵ انگریزی سپاہی اور ایک دیسی گم ہیں ؛

کلکتہ دسمبر ۲۳- گورنمنٹ ہند حکام پنجاب کی معرفت بونزوال فرقہ کو متنبہ کرنے والی ہی کہ اُن کو چاہیے کہ اپنے جرگہ کو سرکاری حدود کے اندر بھیجکر پوری اطاعت قبول کرے اور جس قدر چوری کا مال اُن کے پاس ہی واپس کرے ؛

اُن کو ۱۱۵۰۰ روپیہ کا جرمانہ اور ۲۰۰ بندوقیں معہ اُن کی اپنی رئفلوں کے دینا ہی- اُن کو ایک ہفتہ کی میعاد دی گئی ہی- عدم عمل پر اُن کے برخلاف فوج کشی کی جاویگی ؛

پونہ دسمبر ۲۰- ناتو برادرس کی منقولہ جایداد جو گورنمنٹ نے قرق کی تھی اُن کے خاندان کو واپس کی گئی ہی ؛

امرولی دسمبر ۲۷- تیرھویں نیشنل کانگریس نے آج اپنا اجلاس شروع کیا- آنریبل سکرم نیر پریزیڈنٹ ہوئے



مضامین مفید المبتدین

اصطباغ

بتاریخ ۱۴ نومبر ۱۸۹۶ء کو اس قصبہ فتح آباد میں مسٹر جان سیمن مناد بپتست مشن آگرہ نے تین اشخاص کولی کو اصطباغ دیا۔ یہہ لوگ خود اپنا پیشہ کرتے ہیں اور اُن کی مستقل مزاجی و دلیری مسیح کے لئے قابل قدر ہے۔ یہہ جگہہ زرخیز ہے یقیناً اور بھی عمدہ ثمر حاصل ہو۔ ان جدید عیسائیوں کی جوروان ہنوز عیسائی نہیں ہیں مگر اُمید ہے کہ جلد مسیح اُن کے دل میں جگہہ پیدا کرے۔

مجھ کو یہہ موقع بہت زیادہ مسرت خیز نصیب ہوا کہ جس وقت میں اس تحصیل میں بحیثیت ایک ادنیٰ عہدہ دار سرکار کے آیا بجز میرے کوئی عیسائی نہ تھا۔ میری دعا مقبول ہوئی اور منجانب بپتست مشن آگرہ کارخانہ الہی کا پیا سر پہنچ گیا۔ اُس کی سچی وفاداری جو مسیح میں کی چند ہی روز میں مؤثر ہوئی۔ اب تخمیناً ایک درجن عیسائی ہیں جن میں اس سے پہلے پہل کے وہ تین ہیں باقی منجانب مشن و نیز عہدہ سرکاری ہیں۔ اِس جگہہ مشن گرل اسکول بھی قایم ہو گیا ہے جس کی بنیاد مسز الگزنڈر نے آنریری طور سے ڈالی تھی اب اُس کا اہتمام مشن کے سپرد ہے۔ اور مسز جان سیمن کے چارج میں ہے۔ اور اب ایک لڑکوں کا اسکول بھی قایم ہوا۔ جو ابھی مضبوط نہیں ہے مگر خدا سے اُمید ہے کہ یہہ اسکول بھی بمضبوطی قایم ہو جاوے ؛

زیادہ خوش کرنے والی یہہ تجویز ہے کہ اس جگہہ مستقل انتظام گرجہ کا ہونیوالا ہے جس کے لئے و نیز عیسائی آبادی کے لئے کچھ قطعات زمین لیجاتی ہے۔ ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ مسیح کا نور یہاں خوب چمکا اور خوب چمکیگا۔ کاشکہ یہہ قصبہ فتح آباد کے مسیح آباد ہو جاتا۔ ہم ناظرین اخبار نورافشان سے اِس جگہہ کے لئے دعا کا خاص چندہ چاہتے ہیں۔ غالباً ناظرین اپنی سخاوت کو اِس موقعہ کیلئے مخصوص فرمائیں گے ؛

راقم

پی۔ الگزنڈر نائب ناظر تحصیل فتح آباد ضلع آگرہ

موت

مسٹر ولیم جان مناد چرچ مشن آگرہ کا انتقال مسیح میں بتاریخ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۶ء ہوا۔ بمقابلہ اُنکی ذاتی تکالیف کے جو بوجہ شدت علالت تھی اُنکی بظاہر موت مناسب الحال تھی مگر اُنکے بے سروسامان و خانمان برباد۔ آٹھ بچوں کیطرف نظر کرنے سے سخت رقت پیدا ہوتی ہے۔ مرحوم کی بیوی اُنسے کچھ زمانہ قبل بتاریخ ۵ جون ۱۸۹۶ء منتقل بہ نیار روحی ہوئیں۔ آخرش اُنکے شوہر نے بھی ایفاء وعدہ کیا۔ شکر ہے۔ خدا اُنکے خوردسال بچوں کو صبر عطا فرماوے اور اُنکا انتظام مناسب فرماوے ؛ راقم مذکور صدر

سالانہ جلسہ

ملتان چرچ مشن ہائی سکول کا سالانہ جلسہ ۱۷ نومبر ۱۸۹۶ء کو منگل کے روز ۴ بجے بڑی دھوم دھام سے ہوا جناب کرنیل منٹگمری صاحب بہادر کمشنر بندوبست نے پریزیڈنٹ ہونا منظور فرمایا احاطہ کے چاروں طرف رنگ برنگ جھنڈیاں لہلہا رہی تھیں گویا کہ ایک موسم بہار کھل رہا تھا۔ دروازہ پر خوش آمدید کا پھریرا طلائی حروف میں جھلملا رہا تھا۔ طلبا وقت مقررہ سے پیشتر خوشیاں مناتے رنگ برنگ کی پگڑیاں باندھے صف بستہ قرینہ سے بیٹھ گئے دعوتی کارڈ تو جا چکے تھے وقت معینہ سے کچھ اول عہدہ داران و روساء و عمایدشہر و میونسپل کمشنران تشریف فرما ہو گئے۔ بعد اُنکے بہت سے یورپین صاحبان اور لیڈیز نے تشریف فرما کر جلسہ کو زینت دی احاطہ کے چاروں طرف اتنا جمگھٹ ہو گیا کہ تل دھرنیکی جگہہ نہ رہی۔ الغرض ایک عجیب سماں تھا قابل دید تھا نہ شنید مثل مشہور ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ غرض اول جناب ولیم کھیم چند صاحب۔ بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر و کارسپانڈنٹ نے رپورٹ سالانہ پڑھکر سُنائی۔ جسکا خلاصہ کہ سکول نے تعلیم و تادیب میں سب عمدہ ترقی کی ہے جیسا کہ نتائج سے ظاہر ہے۔ اول پرائمری سے ۲۲/۲۴ سویم پرائمری سے ۱۹/۲۴ اور پانچویں پرائمری سے ۱۵/۱۸ پاس ہوئے امتحان مڈل میں ۹/۱۲ اور انٹرینس پنجاب یونیورسٹی میں ۹/۱۹ کامیاب ہوئے۔ نتیجہ امتحان انٹرینس خصوصاً قابل تعریف تھا۔ کیونکہ بحساب اوسط فیصدی اس ضلع بھر میں اول درجہ پر رہا ہے اور نیز یہہ پہلا موقعہ ہے کہ اِس سکول کے ایک طالب العلم نے لیک میموریل انعام حاصل کیا اور یہہ اول دفعہ ہے کہ اِس سکول سے اِس امتحان میں طالب العلم داخل ہوئے ہیں۔ اِسکے بعد تین مختلف زبانوں انگریزی اُردو۔ فارسی میں لڑکوں نے باموقع اور نصیحت آمیز نظمیں از برسنایں جنکو حاضرین جلسہ سُنکر نہایت ہی محظوظ ہوئے۔ اور سب طرف سے نعرہ تحسین و آفرین بلند ہوا۔ بعد میں جناب کمشنر صاحب بہادر موصوف نے انعام تقسیم فرمایا اور طلباء سے مخاطب ہو کر چند کلمات نصیحت آمیز زبان دُرافشاں سے فرمائے۔ اور جناب ہیڈ ماسٹر اور اُنکے ماتحتوں کو گذشتہ ترقی اور کامیابی کیلئے مبارکباد دی۔ پھر جناب ریورنڈ سی۔ ای۔ بارٹن صاحب۔ بی۔ اے اور ریورنڈ ڈبلیو کاب صاحب۔ ایم۔ اے۔ نے صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ چیرز دئے گئے۔ اُسکے بعد ڈرل اور

خداکی طرف سے بھیجے نہیں گئے تھے۔ دعاکی جاوے کہ وہ اُس کی طرف سے بھیجے جاویں۔ (۲) کہ خدا دوسرے فردوں کو اپنے کام کیلئے بھیجے۔ اور صاحب موصوف نے ایک بڑی شرط بیان کی کہ جس کے سبب سے خدا اپنے بندوں کو بھیجتا ہے اور وہ یہہ کہ کلیسیا میں روحانیت ہو۔ جب تک کہ کلیسیا میں روحانیت نہ ہو تب تک خدا ایسے سرگرم اور مفید لوگوں کو نہیں بھیجتا۔ اِس کے بعد دعا مانگی گئی اور ستایش کے گیت گائے گئے اور برکت کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

دوپہر کو سنڈ کا جلسہ شروع ہوا اور پادری۔ ایس۔ ایچ۔ کیلاگ صاحب نے جو گذرے سال ماڈریٹر تھے وعظ سُنایا جو نہایت دل کش اور قابل غور تھا۔ ذکریا نبی کے صحیفے کی ۱۰ باب کی پہلی آیت کو سندی آئت ٹھہراکر صاحب موصوف نے مسیح کی آمد کے آثار پر تقریر کی اور آثار قیامت کے متعلق ایک بڑا نشان یہودیوں کا اپنے ملک میں پھر فراہم ہونا بتلایا۔ صاحب موصوف نے اِس مضمون کے متعلق تین باتوں کو پیش کیا۔

(۱) بارش کی ضرورت۔ (۲) مانگنا۔ (۳) موقعہ کو مدنظر رکھنا۔

بعد اِس کے دعا و ستائش کے بعد بندگی ختم ہوئی۔

سنڈ مندے نے کانفرنس کیلئے دو اور جلسوں کی تجویز کی اور ساڑھے تین بجے کانفرنس پھر فراہم ہوئی اور دعا و مناجات میں کچھ وقت صرف کیا گیا اور پھر پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب نے کلام الٰہی میں سے کئی مقام کھولکر سنائے اور اُس کے بعد پادری۔ جے۔ این۔ فورمن صاحب نے دعا کی نسبت نصیحت کی اور فرمایا کہ ایلیا نبی کی دعا سے دعا کا بھید سیکھو۔ اور اُس پر زور دیا کہ اگر کا لفظ بالکل ترک کرو۔ شک کو درمیان سے بالکل نکالو اور یقین کے ساتھ مانگو۔ صاحب موصوف نے ایک سوال پیش کرکے کہ ہم کیا مانگیں یہہ آئت اُس کے جواب میں پیش کی ہر ایک اچھی بخشش اور کامل انعام اُوپر ہی سے ہے اور اُس کے متعلق انجن کی مثال دی جس طرح سے کہ ایک انجن سے بہت سی کلیں چلتی ہیں اور اُن کا دار و مدار صرف انجن پر ہے اِس طرح سے ہماری امداد کو بھی روحوں کے بانی کے پاس سے ہے۔ اور دعا کرنے پر بڑا زور دیا اور فرمایا کہ آج کے دن وعدہ کرو کہ دعا کرو گے۔ اور پھر ایک سوال پیش کیا کہ کس طرح سے دعا کریں اُس کا جواب دیا کہ بد وضعی سے دعا نہ کرو بلکہ کمال فروتنی اور عجز سے دعا کرنے سے پہلے اپنے قصورواروں کو معاف کرو۔ پھر اِس بات پر نصیحت دی کہ خداوند یسوع کے نام سے دعا کرو۔ یروسلم کے لئے دعا کرو۔ مزدوروں کے لئے دعا کرو۔ بشارت کے لئے دعا کرو۔ بعد اِس کے کئی صاحبان نے دعائیں مانگیں اور حمد و ستایش کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

شام کے وقت جلسہ پھر فراہم ہوا اور پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب نے پُرزور نصیحت کے ساتھ سامعین سے ارادوں کے آئندہ کے لئے باندھنے کی نسبت اور دلی آرزو کی نسبت سوالات کئے اور کئی ایک نے اپنے ارادے ظاہر کئے اور وعدے کئے کہ آئندہ کو زیادہ سرگرمی کے لئے کوشش کریں گے۔ اور دعا و کلام کی تلاوت میں لگے رہیں گے۔ دعا مانگی گئی اور حمد الٰہی کے گیت گائے گئے اور برکت کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ بہتوں نے اِس جلسے سے بہت کچھ روحانی فائدہ پایا اور امید ہے کہ آئندہ عمر کے لئے یہہ کانفرنس کا دن اُن کے لئے یادگاری کے رہیں گے۔

یکے از حاضرین

جمّوں ؟

بارش باراں جموں اور اُس کے گرد نواح میں خاطرخواہ ہو گئی ہے۔

سوال

وہ کون لفظ ہے کہ بحساب ابجد اُس کے عدد دو سو پانچ ہیں۔ لیکن اگر چار اُس میں سے تفریق کیجئے تو صرف ایک ہی رہ جائے۔

ازراہِ نوازش کوئی صاحب جواب دیں۔

راقم

بی۔ سی۔ نسک

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ..... [illegible]

قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ..... [illegible]

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ..... [illegible]

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ..... [illegible]

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ ..... [illegible]

بغیر ضمیمہ .... [illegible]